

# دور جدید میں اسلام کے علمی تقاضے

سید جمال الدین عمری

اسلام اللہ تعالیٰ کے واحد دین کی حیثیت سے ہمارے سامنے آتا ہے۔ آج کا پورا نظام فکر اس کے خلاف ہے۔ یہ نظام فکر کسی ایک متعین فلسفہ پر قائم نہیں ہے، اس کے پیچھے بہت سے فلسفے کام کر رہے ہیں۔ انسانی فکر پر ان کے اثرات بھی کیساں نہیں ہیں کسی کی گرفت زیادہ اور کسی کی کم ہے۔ لیکن ان سب کی بنیاد الحاد ہے اور الحاد نے اسلام کے بنیادی آئینہ کو بدل دیا ہے۔ خدا کی جگہ مادہ نے، وحی و رسالت کی جگہ، عقل و تجربہ نے، آخرت کی جگہ دنیا کے مفاد نے لے لی ہے۔ یہی طحانہ افکار آج کی علمی دنیا کے زندہ افکار ہیں۔ ان پر غور و فکر، بحث و تحقیق اور نقد و نظر سے، ایوانِ علم کے دروہام گونج رہے ہیں۔ ان طحانہ افکار کے درمیان اختلافات بھی ہیں، یہ ایک دوسرے کی تردید و تغلیط بھی کرتے ہیں اور ہر فکر دوسرے کا بدل بن کر سامنے آتا رہتا ہے۔ لیکن یہ سب اتحاد کی نئی شکلیں ہیں۔ اور ہر شکل دوسری کی جگہ لینے کے لئے بے تاب ہے۔ افکار و نظریات کے اس معرکے میں اسلام بالکل غیر متعلق رہا ہے۔ اسے مانتے یا نہ ماننے کا سوال بعد میں پیدا ہوتا ہے۔ ابھی تو ایک متبادل فکر کے طور پر بھی وہ نہیں زیر بحث نہیں ہے۔ قرآن مجید ایک چیلنج بن کر دنیا میں آیا۔ اس نے مخالفین سے کہا تم اور تمہارا اولیاء و سرپرست سب مل کر بھی اس جیسی کتاب نہیں پیش کر سکتے۔ بلکہ اس کی ایک سورت کا جواب بھی تم سے ممکن نہیں ہے۔ قرآن مجید اپنے الفاظ اور اسلوبِ ہی کے لحاظ سے چیلنج نہیں تھا۔ بلکہ اپنے فکر و فلسفہ کے لحاظ سے بھی چیلنج تھا۔ وہ آج کے طحانہ نظریات کے لیے بھی ایک چیلنج ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے علوم و معارف کو اس طرح کھول کر بیان کیا جائے کہ وہ چیلنج بن جائے۔ قرآن نے پیغمبر کا ایک فرض یہ بتایا کہ وہ کتاب کی تبیین و تشریح کرتا ہے تاکہ لوگ اپنے رویہ پر نظر ثانی کر سکیں۔

ادبِ تمجید ذکر تم پر نازل کیلئے تاکہ تم لوگوں کے لئے  
اس تعلیم کی توضیح و تشریح کرتے جاؤ جہان کے لئے

وَآتَيْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ الْغُرُوثَ لِمَنْ لِلنَّاسِ  
مَنْزِلَ الْإِسْلَامِ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

ن۔ زمن (غل: ۲۱۰) آماری گئی ہے اور تاکہ لوگ خود بھی غور و فکر کریں۔  
جو لوگ دنیا میں اللہ کے دین کی سر بلندی چاہتے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ اس کی کتاب کی اس طرح تفسیر  
و تشریح کریں کہ وہ موجودہ دور کے ہر فکر و فلسفہ کا جواب بن جائے۔ ابھی اسلام کو ایک جوانی فنون کا بھر نایا ہے۔  
اس کے بعد اللہ نے چاہا تو اس کے غلبہ کی راہیں بھی کھلتی چلی جائیں گی۔

الحاجد محض ایک عقلی اور نظریاتی فلسفہ نہیں ہے۔ یہ زندگی کا پورا نظام ہے جو اس تصور پر مبنی ہے کہ  
انسان اپنے مسائل حیات خود حل کر سکتا ہے۔ وہ کسی آسمانی ہدایت کا محتاج نہیں ہے۔ اسلام نے زندگی کا جو نظام  
دیا ہے اسے وہ صرف یہی نہیں کہ خلائی نظام تسلیم نہیں کرتا بلکہ اسے تاریخ کا ایک ایسا تجربہ قرار دیتا ہے جسے اب  
دوسرا یا نہیں جاسکتا۔ اس کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وقت کے سیاسی حالات کے پیداوار تھے۔ آپ کی  
تعلیمات ابدی اور عالمگیر نہیں ہیں۔ یہ وقت اور ماحول کی تابع ہیں۔ حالات چو کہ بدل گئے ہیں اس لیے ان کی افادیت  
اور معنویت بھی ختم ہو گئی ہے اب یہ آؤٹ آف ڈیٹے اور ناقابل عمل ہیں۔ اس نظام کو اسلام کے کسی دوا یک پہلو  
پر اعتراض نہیں ہے بلکہ اس کا ہر پہلو اس کے اعتراضات کی زد میں ہے۔ اس کی عبادات بھی اس کے اخلاق بھی، اس  
کی تہذیب بھی، اس کی معاشرت بھی اس کا قانون اور اس کی سیاست بھی، اس کے سبھی پہلو اس کی تنقید کا نشانہ  
بنے ہوئے ہیں جو لوگ اسلام کے پورے نظام کو قائم کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ اس پر جس پہلو سے  
بھی اعتراض ہو اس کا جواب فراہم کریں۔ آج طبی مسائل میں دارون، نصیات میں فرائد، معاشیات میں مارکسزم  
تاریخ میں ٹائلی جیسے طرین چھائے ہوئے ہیں۔ ہمارے یہاں ایسے محققین ہونے چاہئیں جو نہ صرف یہ کہ ان کی  
فکری خامیوں کو پکڑ سکیں بلکہ اسلامی فکر کو ایک متبادل فکر کے طور پر پیش کر سکیں۔ اس کے بغیر آج کے یہ ججے ہوئے  
افکار اپنی جگہ چھوڑ نہیں سکتے۔

مغرب نے اسلام کی تعلیمات ہی پر اعتراضات نہیں کئے۔ اس کے استدلال کو بھی مشتبہ بنانے کی کوشش کی اور اب  
بھی یہ کوشش برابری جاری ہے۔ اس نسبت ہی مصومانہ انداز میں اور بڑی حکمت سے یہ سمجھا نشر کیا کہ اگر ان مجید خدا کا  
کلام نہیں ہے بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر مرگوا اور غیر منطقی خیالات کا مجموعہ ہے۔ یہ مجموعہ پوری طرح محفوظ بھی نہیں ہے۔ اس میں  
حذف و اضافہ ہوا ہے۔ احادیث ناقابل اعتبار ہیں۔ یہ در واول کے سیاسی اور مذہبی مقاصد کے لئے وضع کی گئی تھیں۔ اسلام  
کا قانونی ذخیرہ دوسرے قوانین سے افزو ہے۔ یہ سارے مہلات ریسرچ اور تحقیق کے نام سے پیش کئے جا رہے ہیں اس کے  
مقابل میں آپ کو ثابت کرنا پڑگا

اِنَّهٗ لَكُنْتُ عَزِيْزٌ ۭ لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ  
مِنْ يَمِيْنٍ يَكْدِيْهِ وَلَا مِنْ شَمَالٍ ۚ يَكْدِيْهِ  
بے شک وہ ایک نہر ہوت کتاب ہے۔ باطل  
اس میں نہ تو آگے سے آگے نہ آئے۔

مَنْ حَكَمَ بِحُكْمِهِ حَكَمَ بِدِينِهِ (فصلت: ۴۱-۴۲) یہ اس خدا کی طرف سے آئی ہے جو حکمت والا اور مہربان والا ہے۔

موجودہ زمانے میں اسلام کے لیے ایک اور فکری چیلنج بھی ہے۔ چیلنج مغربی فکر سے مرعیت نے پیدا کیا ہے۔ انسان کے ذہن و فکر پر وقت کے غالب افکار کی حکومت ہوتی ہے۔ مخالف افکار ان کے سامنے سرنگوں ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے دُور اور بقا کے لئے اس کی سبھجواز ڈھونڈتے پھرتے ہیں مغربی افکار کا جب غلبہ ہوا تو یہ ان لبائیا کو دہی حتی و صداقت کا معیار بن گیا وہی تہذیب، معاشرت، اخلاق، قانون و سیاست برحق اور مقول ہے جو ان افکار پر مبنی ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے اسلام کا نام لینے والوں نے بھی اسی میں عافیت سمجھی کہ اپنے دین و مذہب کو ان افکار سے ہم آہنگ کر لیں۔ تاکہ ان پر ذرا برتری اور قیادیت کا الزام نہ آئے اور انھیں دین کا نام لینے پر کوئی شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ اس کے لیے اسلام کو بڑی کھینچ کر مغربی افکار و اقدار سے قریب کیا گیا، اور اس کھینچ تباہی میں اس بات کی بھی پروا نہ کی گئی کہ اسلام کی تعلیمات بری طرح مجروح ہو رہی ہیں، اسلام کی جو بدایات مغرب کے سامنے میں کسی طرح فٹ نہیں ہوتی تھیں انھیں بھی خراش تراش کر کے اس سانچے میں بٹھایا گیا۔ اس کے لیے قرآن کے الفاظ کو نہیں بدلے گئے، البتہ ان کے معانی اور مفاد تبدیل کر دیے گئے۔ یہ مغربی تحریف اتنے بڑے پیمانے پر ہوئی اور آج بھی ہو رہی ہے کہ جو لوگ دین کو اس کی صحیح شکل میں قائم کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے اسے نظر انداز کرنا مشکل ہے۔ یہ اس کا نتیجہ کہ ایک حصہ ہے جس کی تفصیل حدیث میں ان الفاظ میں آئی ہے:-

يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ  
عَدُوْلُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفًا لُغَوِيًّا  
وَأَتَّعَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ  
جَاهِلُونَ كَيْ تَأْوِيلَ كَوْضَعِهِمْ كَرِيسَ كَرِيسَ  
برنسل کے بعد آنے والی نسل میں ایسے کچھ لوگ ملے  
انسان اس علم کے حامل ہوں گے جو دین میں غلو کرنے  
واہوں کی تحریف، باطل پرستی کے جوئے، استدلال و  
جاہلوں کی تاویل کو ختم کریں گے۔

اس بحث کا تعلق مغرب کے بعض افکار سے ہے۔ ان افکار کی اہمیت یہ ہے کہ یہ آج کے بااقتدار اور تعلیم یافتہ طبقہ کے دل و دماغ پر چھائے ہوئے ہیں جہاں تک مذہب کا تعلق ہے معلوم ہے اس کی گرفت پہلے بھی کافی مضبوط تھی اب بھی مضبوط ہے البتہ جدید ذہن اس سے بہت دور ہو چکا تھا لیکن اب آہستہ آہستہ اس کی توجہ مذہب کی طرف ہو رہی ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ موجودہ دور کی بڑھتی ہوئی مادہ پرستی نے اسے روحانی سکون اور چین سے محروم کر دیا ہے۔ اس کا تان آسودہ ہے لیکن روح بیا س ہے۔ مذہب جب اس کے سامنے اس حقیقت سے آئے کہ اسے روحانی سکون فراہم کر سکتا ہے تو وہ اس کے اندر ایک طرح کی کشش محسوس کرتا ہے لیکن یہ موجودہ دور کی مادیت کے خلاف ایک وقتی رد عمل ہے جو زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا اس لئے کہ انسان نہ تو محض مادہ ہے اور نہ صرف روح بلکہ دونوں کا مجموعہ ہے اس کی فطرت دونوں کی تسکین چاہتی ہے۔ ایک بڑا علمی اور فکر کا کام یہ ثابت کرنا ہے کہ اسلام مادہ اور روح کے تقاضوں کو ایک ساتھ پورا کرنا ہے اور مادیت اور روحانیت کے درمیان اعتدال کی راہ دکھاتا ہے۔ اس کا مطالعہ یہ نہیں ہے کہ آدمی رشتہ کے نام پر مادی دنیا کو چھوڑ بیٹھے بلکہ وہ یہ ہدایت کرتا ہے کہ آدمی اس مادی دنیا میں گم ہو کر خدا کو نہ بھول جائے۔ حلال حرام کی تمیز کے بغیر جانوروں کی سی زندگی نہ گزارے بلکہ ان حدود و گاہا بند رہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھے ہیں اور

اس کے احسانات کا شکر ادا کرے۔

”اے ایمان والو! وہ پاک چیزیں کھاؤ جو تم نے تمہیں دی ہیں۔ اور اللہ کا شکر واکرم اسی کی عبادت کرتے ہو (بقدرہ)“  
دنیا کا کوئی ایک مذہب نہیں ہے بلکہ بے شمار مذاہب ہیں۔ انسان کے بارے میں ان کے نقطہ نظر میں مختلف ہیں۔ آج کے دور میں ان مذاہب کے تقابلی مطالعے بڑی اہمیت اختیار کر رہی ہے۔ یہ مطالعہ مذاہب عالم میں اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ زندگی کے دوسرے معاملات کی طرح اس معاملہ میں بھی قرآن مجید ہماری راہنمائی کرتا ہے اور اس کے لئے ٹھوس بنیادیں فراہم کرتا ہے۔

قرآن مجید نے براہ راست اہل کتاب سے بھی خطاب کیا، جن کے پاس آسمانی کتابیں تھیں اور اس کا خطاب مشرکین عرب سے بھی تھا جو کوئی آسمانی کتاب نہیں رکھتے تھے۔

قرآن مجید نے اہل کتاب سے کہا کہ خدا کی نازل کردہ کتابیں تمہارے ہاتھوں میں ایک تو محفوظ نہیں رہیں، اس کا بڑا حصہ ضائع ہو گیا ہے، دوسرے یہ کہ اپنی من مانی تاویلات کے ذریعہ اس کی تعلیم کو تم نے بدل ڈالا ہے۔

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ ۖ  
وَسَوْفَ اَحْطَظُّ مِمَّا دُكِّرُوا بِهِ ۚ

وہ کلام کو اس کے موقع و محل سے ہلاتے ہیں اور  
جس کتاب کے ذریعہ انھیں نصیحت کی گئی تھی اس کا  
بڑا حصہ بھلا چکے ہیں۔ (المائدہ: ۱۳)

خدا کی کتاب اس لئے آئی ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ سے ہدایت حاصل کی جائے لیکن تم اسے اپنی ہیرا اور جاگیر سمجھ بیٹھے اور اپنے مفاد کی خاطر اس کے اوراق کا کچھ حصہ ظاہر کرتے ہو اور زیادہ حصہ کو چھپاتے ہو (انہم: ۹۱)  
تمہارے اندر شخصیت پرستی پیدا ہو گئی۔ حضرت مسیح کے ماتے والے اُن کی عقیدت و محبت میں اس قدر آگے بڑھ گئے کہ انھیں خدا کا بیٹا بنا ڈالا یہی حرکت یہودیوں کے (ایک فرقہ) نے حضرت عیسیٰ کے ساتھ کی۔ حلاکہ یہ محض ایک دعویٰ تھا اس کے نتیجے کوئی دلیل نہیں تھی۔ یہ غلط عقیدہ مشرک قوموں سے اختیار کیا گیا تھا۔ (التوبہ: ۳۰)  
محبت میں اسی غلو کا ایک نتیجہ نکلا کہ تم نے ”اپنے احبار و رہبان کو“ اَدْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ بنا ڈالا۔ (التوبہ: ۳۱)  
چنانچہ تمہاری زندگی میں اللہ اور اس کی کتاب کو جو مقام حاصل ہونا چاہئے تھا وہ ان احبار و رہبان کو حاصل ہو گیا جو اللہ کی کتاب سے بے نیاز ہو کر فیصلے کرتے تھے۔ تم نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو جو چھوڑ کے ان کے احکام کے سامنے سر جھکا دئے۔

یہ تو تمہاری محبت کا حال تھا جب دشمنی اور مخالفت پر لڑنے تو انبیاء و صلحاء کے خون سے جو تمہیں راہنمائی دکھا رہے تھے، اپنے ہاتھ لگین کر لئے (آل عمران: ۶۱)

یہود و نصاریٰ اسلام کی مخالفت میں تو نفاذِ مہم نہ لگاتے تھے۔ لیکن ان کے آپس کے اختلافات اسے شدید بن گئے کہ یہود کہتے تھے کہ نصاریٰ کے دین و مذہب کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور نصاریٰ کہتے تھے کہ یہود دین سے بچ کر گئے ہیں۔ ان کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ (البقرہ: ۱۱۳)

اسلام کے علمی تقاضے

کتاب اللہ سے انحراف اور اسے فراموش کر دینے کی وجہ سے یہود و نصاریٰ میں سے ہر ایک بہت سے فرقوں میں بٹ گئے تھے اور ہر فرقہ دوسرے فرقے کے خون کا پیاسا تھا (المائدہ: ۶۴-۱۴۳)۔  
اس کے ساتھ قرآن مجید نے دین سے ان کے انحراف اور لگاؤ کے اسباب و عوامل سے بھی بحث کی ہے۔ اس نے بتایا کہ ان کے اندر نسلی برتری کا غلط احساس اور بے جا پندار موجود ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ”وہ اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں“۔ (المائدہ: ۱۷)۔ دنیا کی محبت ان کے اندر دنیا داروں سے زیادہ پائی جاتی ہے اور دین کے لئے کسی قسم کی قربانی کا جذبہ ان میں نہیں ہے۔ دنیا نے دو ان کا دامن اس قدر مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے کہ ”مشرکین“ سے زیادہ ان کے اندر جینے کی حرص ہے۔ ان میں کا ایک ایک فرد یہ جانتا ہے کہ ہزار برس کی حیات سے مل جائے (البقرہ: ۹۶)۔ دنیا کی اسی محبت کا نتیجہ ہے کہ اس کی خاطر دین کو بھی انھوں نے نیچ ڈالا اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہیں، محض اس لئے کہ اس کے ذریعہ تھوڑی سی دولت حاصل کر سکیں۔ ان کی تحریزیں بھی اور ان کی دولت بھی دونوں ہی ان کی تباہی کا سامان ہیں“ (البقرہ: ۷۹)۔ ”ان میں سے بیشتر افراد کا حال یہ ہے کہ انم وعدوں کے ارتکاب اور مال حرام کے کھانے کے لئے دوڑتے ہیں“۔ (المائدہ: ۶۳)۔ کہتے ہیں کہ امیوں (غیر اہل کتاب) کے ساتھ مکرو فریب کا جو رویہ چاہے ہم اختیار کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اللہ کے ہاں اس کی باز پرس نہ ہوگی۔ حالانکہ اللہ نے اس کی اجازت انھیں کبھی نہیں دی۔ وہ جانتے بوجھتے اس کی طرف ایک جھوٹی بات منسوب کر رہے ہیں۔ (آل عمران: ۷۵)۔

آخرت کا خوف، جو انسان کو معصیت سے روکتا ہے، ان کے اندر سے نکل چکا ہے۔ وہ جنت کو اپنی جائیداد سمجھتے ہیں یہودی کہتے ہیں کہ جنت ان ہی کو ملے گی، نصاریٰ کا دلوئی ہے کہ جنت کے وہی تہا بہتدار ہیں (البقرہ: ۱۱۱)۔ یہودیوں کا خیال تھا کہ دوزخ میں ہم جاؤں گے بھی تو صرف معدودے چند دن کے لئے“ (البقرہ: ۸۰)۔

کسی قوم کی اصلاح کے لئے ”امر بالمعروف و نہی عن المنکر“ ضروری ہے، لیکن اسے وہ چھوڑ بیٹھے ہیں (المائدہ: ۶۴)۔ معصیت کی ایک دوڑ ہے جس میں پوری قوم لگی ہوئی ہے۔ کوئی کسی کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں ہے۔ ان کے علماء و مشائخ بھی انھیں ان کی غلط باتوں اور ان کی حرام کاریوں پر نہیں ٹوکتے۔ (المائدہ: ۶۳)۔

قرآن مجید نے جہاں اہل کتاب کے فاسدہ منصفہ رہے، لاگ تنقید کی وہیں ان کے نیک افراد کی بڑی کسی تکلف کے بغیر جگہ تو تعریف بھی کی ہے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو: آل عمران: ۷۵ - المائدہ: ۶۶، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱

قرآن مجید نے اہل کتاب کے ساتھ محض تنقید کا منفی رویہ اختیار نہیں کیا بلکہ مثبت طور پر انہیں اسلام کے قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس دعوت کی بعض خاص بنیادیں یہ تھیں۔  
۱۔ خدا کو تم بھی مانتے ہو اور ہم بھی مانتے ہیں۔ یہ چیز تمہارے اور ہمارے درمیان قدر مشترک کی حیثیت رکھتی ہے۔ آؤ اس کے تقاضے پورے کریں۔

قُلْ يَا هَٰؤُلَاءِ الْكُتُبُ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ مِّمَّنَّا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا تَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ لِبَعْضِنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ  
ابن خثیر کہہ دے! اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ وہ یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا نبی نہ بنائے۔ اگر وہ یہ بات مانتے ہیں انکار کریں تو کہہ دو کہ تم لوگ گلوہ ہو ہم تو مسلم (آل عمران: ۶۴)

خدا کو ماننے کے یہ لازمی تقاضے تھے جن سے اہل کتاب انکار نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود ان پر عمل کے لئے وہ ہرگز تیار نہ تھے۔ اس طرح قرآن مجید نے انہیں ایک ایسے مقام پر کھڑا کر دیا کہ ان میں سے کسی بھی باغیر انسان کے لئے اپنے جرم کے اعتراف کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔

۲۔ تم سلسلہ رسالت کو تسلیم کرتے ہو لہذا آخری رسول کو بھی تسلیم کرو۔ وہ ہٹ دھرمی سے کہتے۔ مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ (اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز نہیں اتاری) قرآن نے کہا۔ ان سے پوچھو وہ کتاب کس نے اتاری جسے موسیٰ لایا تھا جو تمام انسانوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔ (الانعام: ۹۱)

۳۔ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول کی جو صفات تمہاری کتابوں میں بیان ہوئی ہیں وہ ساری صفات محمد مصی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جمع ہیں جس آنے والے پیغمبر کی پیشین گوئیاں اور شائریں ان کتابوں میں دی گئی ہیں وہ سب ایک ایک کر کے آپ پر مطبق ہو رہی ہیں تو ان کتابوں پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کو آخری رسول کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے۔ دنیا کے محض چند روزہ مفاد کی خاطر آپ کی رسالت سے انکار کرتے ہوئے تمہیں خدا سے ڈرنا چاہئے۔ یہ کوئی معمولی جرم نہیں ہے۔ اسی پر تمہاری نجات کا انحصار ہے۔ لہذا تم سب سے پہلے اس کتاب کا انکار کرنے والے نہ بنو۔ (البقرہ: ۳۱)

حضرت مسیحؑ نے آخری پیغمبر کی پیشین گوئی نام لے کر کی تھی لیکن جب آپ نے اپنی رسالت کے حق میں سارے دلائل فراہم کر دیے تو مسیحؑ کے مانتے والے ان دلائل کی تردید تو نہ کر سکے، البتہ ان کی تاثیر کو محض جادو و قراڑ کے آپ کی رسالت کو ماننے سے انکار کر دیا۔ (الصفت: ۶)

۴۔ آخری رسول اور آخری شریعت کا آنا اس لئے بھی ضروری تھا کہ تم نے اپنی کتابوں میں تحریف کر کے انہیں بدل ڈالا اس لئے دین و شریعت کے معاملہ میں ان پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ اب خدا ٹپک ہو چنے اور اس کی مرضی معلوم کرنے کا واحد قابل اعتماد ذریعہ وہ کتاب ہے جسے اس کا آخری رسول پیش کر رہا ہے۔

يَا هَٰؤُلَاءِ الْكُتُبُ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ نَّامِيں اے اہل کتاب! بے شک ہمارے بارہا بولے ہوئے ہیں اس آج کے پیکر

ابھی کی بہت سی باتوں کو تمہارے سامنے کھیل رہا ہے جن کو تم چھپایا کرتے تھے اور بہت سی باتوں سے دگر بھی کر جاتا ہے۔ بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی اور کھول کھول کر بیان کرنے والی کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں سلامتی کا راستہ دکھاتا ہے اور اپنے اذن سے انھیں نعمتوں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور ملامتیں کی طرف ان کی ہدایت کرتا ہے۔

لَكُمْ كِتَابٌ مِّنْهُمَا لَتَعْلَمُواْ لَكُمْ خُفُوْنَ مِنَ الْكُتُبِ وَ يَعْصُواْ عَنْ كَثِيرَةٍ فَاَتَبَعْنَاكُمْ مِنَ الْهُدَىٰ وَ كِتَابٌ مُّبِينٌ ۝ يَهْدِيْ بِهٖ اللّٰهُ مِنَ الْاَتْبَعِ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمُ اِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(المائدہ: ۱۵: ۱۶)

۵۔ مذہب کے نام پر تم نے اپنی ایک الگ شریعت ایجاد کر رکھی ہے اور حرام و حلال کے خود ساختہ اصول وضع کر رکھے ہیں۔ تمہارے نزدیک پاک چیزیں ناپاک اور ناپاک چیزیں پاک بن گئی ہیں۔ تم نے انسانوں کو بے جا بندوں میں جکڑ رکھا ہے۔ جب تک یہ چیزیں کٹ نہیں جاتیں وہ ترقی نہیں کر سکتا۔ یہی فرض انجام دینے کے لئے اللہ کا آخری رسول آیا ہے اسی کی اتباع میں تمہاری نجات ہے۔

جو اس پیغمبر کی جوئی ای ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اتباع کرتے ہیں جس کا ذکر وہ اپنے ماں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ہے۔ وہ انھیں معروف کا حکم دیتا اور منکر سے روکتا ہے۔ ان کے لئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان پر لڑے ہوئے نہیں اور وہ بندہ نش کھولتا ہے جن میں وہ بکڑے ہوئے ہیں پس جو لوگ اس پر ایمان لائیں، اس کی حیات و امانت کریں اور اس روشنی کی تابان گریں جو اس پر نازل کی گئی ہے تو یہی کامیاب ہوں گے۔

الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ الْبَرَّ الَّذِيْ يَزِيْهِ الْاَرْحَمُ الَّذِيْ يَجِدُوْنَ فِيْهِ مَلَكُوْتًا عِنْدَ هُمْ فِيْ السَّوْءِ وَالْاِنْجِيْلُ يٰۤاَمْرُهُمْ بِالْعَرَفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْاُنْثَرِ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكُتٰبَ الطَّيِّبٰتِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الْاَحْطٰثِ وَيُضَيِّعُ عَنْهُمْ اَصْحٰهُمْ وَالْاَعْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَاَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهِ وَعَمَرُوْهُ وَلَوْوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْ اُنْزِلَ مَعَهُۥٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (الاعراف: ۱۵۷)

اس کے بعد فرمایا ہے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) سارے انسانوں سے خطاب کر کے کہہ دو کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اس کا رسول ہوں جو آسمان اور زمین کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں موت و حیات اسی کے ہاتھ میں ہے، لہذا تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے پیغمبر ہوئے اس نبی ای پیغمبر اللہ پر اور اس کے کلمات پر ایمان رکھنا ہے۔ اور اس کی تباہی کرو امید ہے کہ تم راہ راست پانو گے۔ (الاعراف: ۱۵۸)

قرآن مجید نے جس طرح اہل کتاب کی تحریفات کی نشاندہی کی خود ان کی کتابوں سے استدلال کیا، ان کی غلطیوں پر تنقید کی، ان کے اچھے کر دار کی تعریف کی اور جس طرح اسلام کو بہت ہی واضح اور مثبت انداز میں پیش کیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب کا مطالعہ اسلام کی روشنی میں کس نہج پر ہونا چاہیے۔ مسلمان محققین کو اسی کی پیروی کرنی چاہیے۔ اس میدان میں ہم بہت پیچھے ہیں۔ یہ ایک بڑا غلط ہے جسے پر ہونا چاہیے اور جلد پر ہونا چاہیے۔